بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْن.

غسل کے احکام ومسائل

غسل کے فرائض:

۱) اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔ ۲) ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا۔ ۳) بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ وضو کی طرح غسل میں بھی سنت ہیں، مگر فقہاء وعلماء کی بڑی جماعت (مثلاً امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ) کی رائے ہے کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسل میں ضروری ہے اور اس کے بغیر غسل ہی نہیں ہوگا۔ ہندوپاک کے جمہور علماء کی بھی یہی رائے ہے۔ سعودی عرب کے مشہور ومعروف عالم دین شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ نے بھی یہی کہا ہے۔ جن علماء نے ان دونوں اعمال کو سنت قرار دیا ہے، ان کے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص واجب غسل میں یہ دونوں اعمال چھوڑ کر غسل کر کے نمازیں ادا کرلے تو نمازوں کا اعادہ ضروری نہیں ہے، جبکہ علماء احناف کی رائے میں نمازوں کا اعادہ ضروری ہوگا۔

﴿نوٹ﴾

☆ اگر کسی شخص کو غسل سے فراغت کے بعد یاد آیا کہ کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا ہے تو غسل کے بعد بھی جو عمل رہ گیا ہے اس کو پورا کرلے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالے بغیر قرآن وحدیث کی روشنی میں جمہور علماء کی رائے ہے کہ غسل صحیح نہیں ہوگا۔

☆ اگر باتھ روم میں غسل کر رہے ہیں جہاں کوئی دیکھ نہ سکے تو ننگے ہوکر غسل کرنا جائز ہے چاہے کھڑے ہوکر غسل کریں یا بیٹھ کر، لیکن بیٹھ کر غسل کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

☆ اگر ناخن پالش لگی ہوئی ہے تو وضو اور غسل میں اس کو ہٹا کر وضو اور غسل کرنا واجب ہے، اگر اس کو ہٹائے بغیر کوئی عورت وضو یا غسل کرے گی تو اس کا وضو یا غسل صحیح نہیں ہوگا۔ لیکن اگر بالوں یا جسم پر مہندی لگی ہوئی ہے تو اس کے ساتھ وضو اور غسل صحیح ہے کیونکہ مہندی جسم میں پیوست ہوجاتی ہے جبکہ ناخن پالش ناخن کے اوپر رہتی ہے اور اس کو ہٹایا بھی جاسکتا ہے اور یہ پانی کو اندر تک پہنچنے سے مانع بنتی ہے۔

☆ غسل میں پانی کا بے جا اسراف نہ کریں، ضرورت کے مطابق ہی پانی کا استعمال کریں۔ ہمارے نبی ﷺ پانی کی بہت کم مقدار سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

غسل کا مسنون طریقہ:

غسل کرنے والے کو چاہئے کہ وہ پہلے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر بدن پر جو ناپاکی لگی ہوئی ہے اس کو صاف کرے اور استنجاء بھی کرلے۔ پھر مسنون طریقہ پر وضو کرے۔ وضو سے فراغت کے بعد پہلے سر پر پانی ڈالے، پھر دائیں کندھے پر اور پھر بائیں کندھے پر پانی بہائے اور

بدن کو ہاتھ سے ملے۔ یہ عمل تین بار کرلے تاکہ یقین ہوجائے کہ پانی بدن کے ہر ہر حصہ پر پہنچ گیا ہے۔ اگر آپ شاور سے نہا رہے ہیں تب بھی اس کا اہتمام کرلیں تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں۔ اگر نہانے کا پانی غسل کی جگہ پر جمع ہو رہا ہے تو وضو کے ساتھ پیروں کو نہ دھوئیں بلکہ غسل سے فراغت کے بعد اس جگہ سے علیحدہ ہوکر دھوئیں۔

غسل کب واجب ہوتا ہے؟

۱) خروج منی: یعنی منی کا شہوت کے ساتھ جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔

۲) جماع: یعنی مرد و عورت نے صحبت کی جس سے مرد کی شرمگاہ کا اوپری حصہ عورت کی شرمگاہ میں چلا گیا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔

﴿نوٹ﴾ بیوی کے ساتھ بوس و کنار کرنے میں صرف چند قطرے رطوبت کے (مذی) نکل جائیں تو اُس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

۳) عورت کا حیض یا نفاس سے پاک ہونا۔

صرف جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے:

ان دنوں بعض حضرات نے غسل کے واجب ہونے کے دوسرے سبب کے سلسلہ میں جمہور علماء کے فیصلہ کے خلاف عام لوگوں کے سامنے کچھ شک و شبہات پیدا کردئے ہیں، ان حضرات کا موقف ہے کہ صرف صحبت کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے بلکہ غسل کے واجب ہونے کے لئے منی کا نکلنا بھی ضروری ہے۔ مسئلہ کی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر اس موضوع پر میں دلائل کے ساتھ قدرے تفصیلی روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔

خیر القرون سے آج تک جمہور محدثین و فقہاء و علماء کی رائے ہے کہ اگر مرد و عورت نے اس طرح صحبت کی کہ مرد کی شرمگاہ کا اوپری حصہ عورت کی شرمگاہ میں چلا گیا تو غسل واجب ہوجائے گا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے مشہور فقیہ و محدث حضرت امام ابوحنیفہؒ، علماء احناف اور ہند و پاک کے جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ سعودی عرب کے بیشتر علماء کی بھی یہی رائے ہے۔ ابتدائے اسلام میں اس مسئلہ میں کچھ اختلاف رہا ہے، لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ازواج مطہرات سے رجوع کرنے کے بعد صحابۂ کرام کا اس پر اجماع ہوگیا کہ محض جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے، جیسا کہ عقائد کی سب سے مشہور کتاب تحریر کرنے والے ۲۳۹ھ میں مصر میں پیدا ہوئے حنفی عالم امام طحاویؒ نے دلائل کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

جمہور علماء کے دلائل: جمہور علماء کے متعدد دلائل ہیں، اختصار کے مدنظر صرف تین احادیث ذکر کررہا ہوں:

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد عورت کے چہار زانو میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ کوشش کی تو غسل واجب ہوگیا۔ (صحیح بخاری - کتاب الغسل - باب اذا التقی الختانان) صحیح مسلم - باب بیان الغسل کی اس حدیث میں یہ الفاظ بھی وضاحت کے ساتھ موجود ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا (اِنْ لَمْ یُنْزِلْ) خواہ منی نہ نکلے، یعنی صرف جماع کرنے سے غسل واجب ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ امام بخاریؒ نے (صحیح بخاری) میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد تحریر کیا ہے کہ مذکورہ بالا حدیث اس باب کی تمام احادیث میں عمدہ اور بہتر ہے اور ہم نے دوسری احادیث فقہاء کے اختلاف کے پیش نظر ذکر کی ہیں اور احتیاط اسی میں ہے کہ جماع کی صورت میں منی

کے نہ نکلنے پر بھی غسل کیا جائے۔ غرضیکہ امام بخاریؒ نے بھی اسی رائے کو ترجیح دی ہے کہ صحبت میں منی نہ نکلنے پر بھی غسل کیا جائے۔ صحیح مسلم میں وارد حضور اکرم ﷺ کے قول (اِنْ لَمْ یَنْزِلْ) سے مسئلہ بالکل ہی واضح ہوجاتا ہے کہ جماع میں منی نہ نکلنے پر بھی غسل واجب ہوتا ہے۔

﴿نوٹ﴾ دونوں کی شرمگاہ کے صرف ملنے پر غسل واجب نہ ہوگا بلکہ مرد کی شرمگاہ کے اوپری حصہ کا عورت کی شرمگاہ میں داخل ہونا ضروری ہے جیسا کہ محدثین وفقہاء وعلماء نے حضور اکرم ﷺ کے دیگر اقوال کی روشنی میں اس حدیث کے ضمن میں تحریر کیا ہے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ (ترمذی ... ابواب الطهارة ..... باب ما جاء اذا التقى الختانان) یہ حدیث ترمذی کے علاوہ متعدد کتب حدیث میں موجود ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد تحریر فرمایا کہ صحابۂ کرام (جن میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں) کا یہی قول ہے۔ فقہاء وتابعین اور ان کے بعد علماء حضرت سفیان ثوریؒ، حضرت احمدؒ اور حضرت اسحاقؒ کا قول ہے کہ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ (مرد کی شرمگاہ کا اوپری حصہ) چھپ جائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ (مسند احمد، ابن ماجہ) ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے امام طبرانیؒ نے حدیث کی کتاب (المعجم الاوسط) میں حدیث کے الفاظ اس طرح ذکر فرمائے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ (مرد کی شرمگاہ کا اوپری حصہ) چھپ جائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔

جن حضرات نے غسل کے واجب ہونے کے لئے منی کے نکلنے کو ضروری قرار دیا ہے، وہ عموماً صحیح مسلم میں وارد اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش فرماتے ہیں: (انما الماء من الماء) پانی پانی سے واجب ہوتا ہے، جس کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ غسل منی کے نکلنے کی وجہ سے واجب ہوتا ہے۔ امام مسلمؒ نے اس حدیث کے علاوہ بھی احادیث ذکر فرمائی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل کے لئے خروج منی ضروری ہے۔ مگر امام مسلمؒ نے ان تمام احادیث کو ذکر کرنے کے لئے جو اِس باب (Chapter) کا نام رکھا ہے وہ یہ ہے: (ابتدائے اسلام میں منی کے نکلے بغیر محض جماع سے غسل واجب نہ تھا مگر وہ حکم منسوخ ہوگیا اور اب صرف جماع سے غسل واجب ہے) امام مسلمؒ کے اس باب کے یہ نام رکھنے سے مسئلہ خود ہی روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ ابتدائے اسلام میں غسل واجب نہ تھا بعد میں وہ حکم حضور اکرم ﷺ نے منسوخ کرکے ارشاد فرمادیا کہ منی نکلے یا نہ نکلے، صرف جماع سے ہی غسل واجب ہوجائے گا۔ امام مسلمؒ نے اس موقع پر یہ بھی تحریر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث دوسری حدیث کو منسوخ کردیتی ہے جس طرح قرآن کی ایک آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوجاتی ہے۔ صحیح مسلم کی سب سے زیادہ مشہور شرح لکھنے والے امام نوویؒ نے تحریر کیا ہے کہ امام مسلمؒ کا اس بات کو ذکر کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ پہلی احادیث منسوخ ہیں کیونکہ بعد کی احادیث میں صراحۃً موجود ہے کہ خواہ منی نکلے یا نہ نکلے محض حشفہ اندر جانے سے مرد وعورت دونوں پر غسل واجب ہوجاتا ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب سوال کیا گیا تو انہوں نے یہی فرمایا کہ مرد وعورت کی شرمگاہ کے ملنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے، میں اور حضور اکرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

امام ترمذیؒ نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے کہ ابتدائے اسلام میں منی کے نکلے بغیر محض جماع سے غسل واجب نہ تھا مگر وہ حکم منسوخ ہوگیا اور اب صرف جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے چنانچہ امام ترمذیؒ مشہور ومعروف صحابی اور کاتب وحی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ کا فرمان اپنی کتاب (ترمذی) میں ذکر فرماتے ہیں: (ابتدائے اسلام میں غسل اسی وقت فرض ہوتا تھا جب منی نکلے، یہ رخصت کے طور پر تھا، پھر اس سے منع کردیا گیا، یعنی یہ حکم منسوخ ہوگیا)۔ امام ترمذیؒ تحریر کرتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل کے واجب ہونے کے لئے ابتدائے اسلام میں منی کا نکلنا ضروری تھا، مگر بعد میں منسوخ ہوگیا۔ اسی طرح کئی صحابہ نے روایت کیا ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے تو میاں بیوی دونوں پر غسل واجب ہوجائے گا اگرچہ منی نہ نکلے۔ (ترمذی)

خلاصۂ بحث: خلفائے راشدین، کاتب وحی حضرت ابی بن کعب، حضرت عائشہ، دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، محدثین وفقہاء وعلماء کے اقوال کی روشنی میں ذکر کیا گیا کہ ابتدائے اسلام میں منی کے نکلے بغیر محض جماع سے غسل واجب نہ تھا مگر وہ حکم منسوخ ہوگیا اور بعد میں صرف جماع سے بھی غسل واجب ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب یہ مسئلہ اٹھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جلیل القدر صحابہ کو مشورہ کے لئے طلب کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ازواج مطہرات (یعنی امہات المؤمنین) سے اس مسئلہ میں رجوع کیا جائے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب ختان ختان سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تصدیق کی کہ غسل کے لئے صرف مرد کی شرمگاہ کا عورت کی شرمگاہ میں داخل ہونا کافی ہے، منی نکلنا ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ اسی کے مطابق فیصلہ کردیا گیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس کے خلاف میں نے کسی سے کچھ سنا تو اسے لوگوں کے لئے عبرت بنادوں گا۔ امام طحاویؒ (۲۳۹ھ-۳۲۱ھ) نے اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ سعودی عرب کے مشہور ومعروف عالم دین شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ نے تحریر کیا کہا ہے کہ صرف جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے مگر بہت سارے لوگوں پر ہفتے اور مہینے گزر جاتے ہیں اور وہ اپنی بیوی سے بغیر انزال کے صحبت کرتے رہتے ہیں اور غسل نہیں کرتے۔ یہ انتہائی خطرناک بات ہے۔ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کی حدود سے واقف ہو۔ انسان نے اگر صحبت کی تو غسل واجب ہوگیا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ (مجموع فتاوی ورسائل الشیخ عثیمینؒ باب الغسل ۲۱۷/۱۱)

(انما الماء من الماء) کا حکم منسوخ ہے:

جہاں تک حدیث (انما الماء من الماء) کا تعلق ہے تو یا تو یہ منسوخ ہے جیسا کہ رسول اللہ سے صحبت یافتہ وکاتب وحی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ کا فرمان ہے: (ابتداء اسلام میں غسل اسی وقت فرض ہوتا تھا جب منی نکلے، یہ رخصت کے طور پر تھا، پھر اس سے منع کردیا گیا یعنی یہ حکم منسوخ ہوگیا)۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ قول امام ترمذیؒ نے ذکر فرما کر تحریر کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ مسئلہ ایسا ہی ہے کہ ابتدائے اسلام میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا تھا مگر بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا، پہلے حکم سے متعلق احادیث بھی کتب حدیث میں موجود ہیں مگر ان پر عمل نہیں ہے۔ بڑے بڑے محدثین مثلاً امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ اور امام نوویؒ نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ اس حدیث کا تعلق احتلام سے ہے، یعنی اگر کسی شخص کو احتلام ہوجائے تو غسل

واجب ہے۔اس صورت میں اس حدیث (انما الماء من الماء) کا مطلب ہوگا کہ پانی (غسل) پانی (احتلام) کی وجہ سے واجب ہے۔یا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث جماع کے لئے منسوخ ہوچکی ہے لیکن احتلام کے لئے اب بھی واجب العمل ہے۔اور ایسا بکثرت ہوتا ہے کہ ایک حدیث کے بعض جزئیات منسوخ اور بعض واجب العمل ہوں۔قرآن کریم کی بعض آیات کا حکم بھی منسوخ ہے لیکن اس کی تلاوت قیامت تک باقی رہی گی۔

مجھے اس مسئلہ میں بہت تعجب ہوتا ہے کہ ہمارے بعض بھائی جو حدیث کا علم بلند کرکے اس پر عمل کرنے کی دعوت تو دیتے ہیں لیکن اس مسئلہ میں باوجودیکہ احادیث میں ہی وضاحت موجود ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہوگیا لیکن ۱۴۰۰ سال کے بعد بھی اپنی غلطی پر مصر ہیں حالانکہ دلائل شرعیہ کی موجودگی کے باوجود احتیاط کا تقاضی بھی یہی ہے کہ غسل کو واجب قرار دیا جائے تاکہ انسان ناپاکی کی حالت میں ساری دنیا کا چکر نہ لگاتا پھرے اور اسی حال میں نماز نہ پڑھتا رہے۔امام مسلمؒ نے اس بحث پر جو باب (Chapter) باندھا ہے وہ اس طرح ہے: (ابتدائے اسلام میں منی کے نکلے بغیر محض جماع سے غسل واجب نہ تھا مگر وہ حکم منسوخ ہوگیا اور اب صرف جماع سے غسل واجب ہے)۔امام مسلمؒ نے مسئلہ روز روشن کی طرح واضح کردیا کہ ابتدائے اسلام میں غسل واجب نہ تھا، بعد میں وہ حکم (انما الماء من الماء) حضور اکرم ﷺ نے منسوخ کرکے ارشاد فرمادیا (اِنْ لَمْ یَنْزِلْ) منی نکلے یا نہ نکلے،صرف جماع سے غسل واجب ہوجائے گا۔غرضیکہ محدثین کرام خاص کر امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور امام ترمذیؒ کی وضاحتوں سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہوگیا۔امام نوویؒ جیسے محدث نے بھی یہی تحریر کیا ہے کہ جمہور صحابہ اور ان کے بعد کے علماء نے یہی کہا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے۔

سعودی عرب کے مشہور عالم شیخ محمد صالح المنجد صاحب سے جب مسئلہ مذکورہ میں رجوع کیا گیا تو جواب دیا کہ علماء کا اجماع ہے کہ جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور انہوں نے دلیل کے طور پر صحیح بخاری وصحیح مسلم میں وارد اُس حدیث کا ذکر کیا جو میں نے جمہور علماء کے دلائل کے ضمن میں سب سے پہلے ذکر کی ہے۔اور فرمایا کہ (ریاض الصالحین کے مصنف اور مشہور محدث) امام نوویؒ نے تحریر کیا ہے کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مرد کی شرمگاہ کے اوپری حصہ کے عورت کی شرمگاہ میں جاتے ہی غسل واجب ہوجائے گا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔بعض صحابہ کا اس میں اختلاف تھا مگر بعد میں اجماع ہوگیا جیسا کہ ذکر کیا گیا۔اور شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث منی نہ نکلنے پر بھی جماع سے غسل کے واجب ہونے میں صریح ہے اور جو حضرات جماع میں انزال نہ ہونے پر غسل نہیں کرتے وہ غلطی پر ہیں۔نیز سعودی عرب کی لجنہ دائمہ کے فتاوی (۵/۳۱۴) میں وارد ہے کہ عورت کی شرمگاہ میں مرد کی شرمگاہ کے اوپری حصہ کے داخل ہونے پر غسل واجب ہوجائے گا خواہ انزال ہو یا نہ۔سعودی عرب کے مشہور عالم شیخ محمد صالح المنجد صاحب کا یہ جواب انٹرنیٹ کے اس لنک پر پڑھا جاسکتا ہے: http://islamqa.info/ar/36865

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث صحیح سمجھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا بنائے، آمین۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)